ہدایات دربارۂ بیت المال

امیر جماعت نے مجلس شوریٰ کے مشورہ سے یہ طے کیا ہے کہ:

(۱) وہ تمام ارکان جماعت جو صاحب نصاب ہوں اپنی زکوٰۃ (عشر کا بھی یہی حکم ہے) لازماً بیت المال میں داخل کریں۔ اگر کوئی شخص اپنی زکوٰۃ اپنے اقارب یا کسی دوسرے مخصوص مستحق فرد یا افراد کو پہلے سے دیتا رہا ہو اور اس کی رائے میں زکوٰۃ وہیں دینا ضروری اور مناسب ہو تو اس کو بھی لازم ہے کہ پہلے اپنی زکوٰۃ بیت المال میں داخل کرے اور پھر مقامی امیر جماعت کو ان مستحقین کی فہرست دے کر خواہ جماعت کے ذریعہ سے یا بیت المال سے مانگ کر خود یہ رقم مستحقین کو پہنچا دے، مگر وہ فہرست دینا امر کی حیثیت سے نہیں ہو گا بلکہ اس کی حیثیت مشورے اور سفارش کی ہو گی۔

(۲) ہر مقام کی جماعت اپنے گرد و پیش کی آبادی کا جائزہ لے کر معلوم کرے کہ اس میں زکوٰۃ کے مستحقین کون کون لوگ ہیں، مساکین، یتیم بچے، بیوہ عورتیں، اپاہج اور ایسے بے روزگار لوگ جو کچھ مدد پا کر اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں ان کی فہرست بنائی جائے، اور ان کو زکوٰۃ پہنچانے کا باقاعدہ انتظام کیا جائے۔ اگر بیت المال میں زکوٰۃ کی رقوم اس کے لیے کافی ہوں تو باہمی مشورے سے ان لوگوں کے ماہوار وظیفے مقرر کر دیے جائیں ورنہ یکمشت ان میں زکوٰۃ کی رقم تقسیم کر دی جائے، لیکن مسافروں کی اعانت اور غریبوں کی ہنگامی اور وقتی ضروریات مثلاً بیماری، تجہیز و تکفین اور حوادث کی صورت میں مدد کی گنجائش رکھی جائے۔ نیز زکوٰۃ کی اس تقسیم میں یہ امر ملحوظ رکھا جائے کہ ہمیں نہ صرف ان لوگوں کی مدد کرنی ہے بلکہ اس مدد کو ان کی اخلاقی اور دینی اصلاح کے لیے بھی استعمال کرنا ہے۔ تقسیم زکوٰۃ کے سلسلہ میں یہ احتیاط بھی ملحوظ رکھی جائے کہ جن لوگوں کی مدد بیت المال سے کی جائے ان کو شخصی طور پر اپنا ممنون کرنے یا ان پر اپنا ذاتی اثر قائم کرنے کا شائبہ تک ہمارے کارکنوں کی نیتوں میں شامل نہ ہونے پائے اور نہ اصلاح میں ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس سے وہ اجرت کی نماز پڑھنے لگیں۔

(۳) زکوٰۃ کی مد سے جماعت کے کام بھی کیے جا سکتے ہیں مثلاً: